بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۵ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ ۔ ۴ فتح ۱۳۵۹ ہش ۔ ۴ دسمبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۷۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبۂ اسلام کی آنیوالی صدی میں

ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے تیار رہو

صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا خطاب

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ اگلی صدی میں غلبۂ اسلام کے جو دروازے کھل رہے ہیں وہ ہم پر اشاعت اسلام کے لئے پہلے سے بڑھ کر ذمہ داریاں ڈال رہے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں تیار ہونا چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ نے ان خیالات کا اظہار ۱۵ نومبر ۱۹۸۰ء کو رات بعد از نماز عشاء قصر خلافت کے عقبی لان میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کی طرف سے دی گئی استقبالیہ ضیافت کے موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے کیا۔ ہر دو اداروں نے یہ استقبالیہ تین براعظموں کے کامیاب و کامران دورے سے واپسی پر حضور کو دیا تھا۔

حضور کے خطاب سے پہلے مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے حضور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پڑھ کر سنایا جو کہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کی طرف سے تھا۔ اس میں حضور ایدہ اللہ کے دورے سے کامیاب مراجعت پر حضور کو مبارکباد دی گئی۔ یہ استقبالیہ ایڈریس پڑھے جانے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اعلیٰ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ ایڈریس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ کا یہ خطاب آٹھ بجکر ۲۸ منٹ پر شروع ہوا اور آٹھ بجکر ۵۵ منٹ پر ختم ہوا۔ اس طرح سے حضور نے ۴۷ منٹ تک خطاب فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں انڈونیشیا پاکستان کی جماعت ہائے احمدیہ کی نمائندہ صدر انجمن احمدیہ اور جماعت ہائے احمدیہ بیرون پاکستان کی نمائندہ تحریک جدید کی طرف سے پیش کئے گئے نیک جذبات کا شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے اس دورے میں انڈونیشیا بھی جانا تھا مگر یہ پروگرام بدلنا پڑا۔ مگر جماعت انڈونیشیا کے ایک فرد کو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ چودھویں صدی کے بعد دنیا میں ایک ایسا انقلاب برپا ہوگا کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی شان اس طرح دنیا پر آشکار ہوگی۔ کہ جو سارے دنیا کے دل جیت لے گی۔ حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ اس بات کا اظہار ہمارے سفر کے دوران ہی شروع ہوگیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے نشانوں کا قدم بقدم پر نزول ہوتا رہا۔

حضور ایدہ اللہ نے سپین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سپین میں مسلمانوں نے ایک لمبا عرصہ حکومت کی۔ اور دعا اور خدا تعالیٰ کی عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے وہ ترقیات حاصل کیں کہ ساری دنیا کو حیرانی میں ڈال دیا۔ لیکن ان بادشاہوں کی اولادوں نے خدا تعالیٰ کی

(باقی صفحہ پر)

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا ارشاد

"ربوہ کے ماحول کو پاکیزہ رکھیں"

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام بفضل تعالیٰ قریب آرہے ہیں۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "ربوہ کے ماحول کو پاکیزہ رکھیں"۔ اس سلسلہ میں تمام مجالس اطفال ربوہ اپنے محلہ جات میں اجتماعی وقار عمل اور صفائی کا خاص اہتمام فرمائیں۔

(سیکرٹری وقار عمل اطفال الاحمدیہ)

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۲ دسمبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔

حضرت اقدس کو قادرہ کی انفکشن ابھی ہے۔ ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور سدا اپنی غیر معمولی تائیدات سے نوازتا رہے۔ آمین

۔ ربوہ ۲ دسمبر۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے توجہ سے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

احباب جماعت سے گزارش

کل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ) کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص اور اموال میں برکت دے

(ناظر بیت المال آمد)

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ کے موقع پر ڈاکٹر صاحبان اپنی خدمات پیش کریں

جلسہ سالانہ کے موقع پر فضل عمر ہسپتال میں اور زنانہ اور مردانہ قیامگاہوں میں طبی امداد کے لئے ڈاکٹرز لیڈی ڈاکٹرز اور ڈسپنسرز کی ضرورت ہے احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کے توسط سے اپنی خدمات اس غرض کے لئے پیش فرما کر ممنون فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

(افسر جلسہ سالانہ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد دہلوی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۵ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ
۴ فتح ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادرانہ نصرتِ الٰہی کی ایک عظیم تجلّی

خدا تعالیٰ کے مبعوث کردہ مامور اپنے اپنے وقت میں ابتداءً اکیلے ہوتے ہیں۔ کوئی اُن کے ساتھ نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اُسی کی تائید و نصرت پر بھروسہ کرتے ہوئے وہ لوگوں کو دینِ حق کی طرف بلاتے ہیں۔ ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ کوئی مامور من اللہ اپنی بعثت کے ساتھ ہی لوگوں کو دینِ حق کی طرف دعوت دے اور فوراً ہی تمام کے تمام لوگ اسکی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دینِ حق کو قبول کر لیں اور چشم زدن میں اس کے ہمنوا و انصار بن کر غلبۂ حق کی جدوجہد میں مصروف ہو جائیں۔ چند سعید الفطرت انسانوں کے سوا لوگوں کی غالب اکثریت اس کی آواز پر کان دھرنے اور اسکی باتوں پر ایمان لانے سے انکار کر دیتی ہے۔ اور نہ صرف انکار کر دیتی ہے بلکہ مخالفت پر کمر بستہ ہو کر اُس کے مشن کو ملیامیٹ کرنے پر تُل جاتی ہے۔

لیکن ہوتا یہ ہے کہ جس طرح ننھے ننھے بے حیثیت قطرے باہم مل کر ایک دریا کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اسی طرح ایک ایک کر کے لوگ اس مامور من اللہ پر ایمان لاتے رہتے ہیں اور ہوتے ہوتے حق پرستوں کی ایک جماعت معرضِ وجود میں آجاتی ہے۔ اس جماعت کے افراد مختلف دیار و امصار میں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں اور جماعت کی شکل میں منظم ہونے کے باوجود ابھی ان کی حیثیت آٹے میں نمک کے برابر ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی قدرت نمائی سے انہیں آہستہ آہستہ اور رفتہ رفتہ بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے مبعوث کردہ مامور کو حکم دیتا ہے کہ وہ مختلف دیار و امصار میں پھیلے ہوئے متبعین کو آواز دیکر بلائے۔ اس کے ندا بلند کرنے کی دیر ہوتی ہے کہ نزدیک سے ہی نہیں بلکہ دُور دُور سے اس کے متبعین سدھائے ہوئے پرندوں کی طرح اس کے گرد آ جمع ہوتے ہیں۔ ان کا اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آ جمع ہونا اللہ تعالیٰ کی قادرانہ نصرتوں کی ایک عظیم تجلّی کا آئینہ دار ہوتا ہے کیونکہ اس کے ذریعہ یہ حقیقت آشکار ہوئے بغیر نہیں رہتی کہ وہ جو اکیلا تھا اور دنیا جس کو اپنے مشن میں ناکام کرنے پر تُلی ہوئی تھی وہ ہر قسم کی مخالفتوں، بندشوں، جکڑ بندیوں اور ایذا رسانیوں کے باوجود اکیلا نہیں رہا بلکہ وہ پہلے ایک سے ہزار ہوا، ہزار سے لاکھ اور لاکھ سے کروڑ بنا اور آئندہ بھی کروڑ سے کروڑوں کروڑ بنتا چلا جائے گا۔

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ بھی آج سے ۹۰ سال قبل اکیلے ہی تھے کوئی ایک فرد بھی آپ کے ساتھ نہ تھا۔ اُس تنہائی کے عالم میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے یہ بشارت دی کہ بیشک آج تو اکیلا ہے لیکن وقت آتا ہے کہ تُو اکیلا نہیں رہے گا۔ ایک، دو، دس، بیس یا سو ہزار کی تعداد میں ہی لوگ تیرے پاس نہیں آئیں گے بلکہ اس کثرت سے آئیں گے کہ ان کی کثرتِ آمد و رفت سے راستے گہرے اور عمیق ہو جائیں گے اور اس لئے اس کثرت سے آئیں گے کہ ہم خود ان میں سے ہر ایک کو یہ القاء کریں گے کہ وہ سب کام کاج چھوڑ کر تیرے حضور آ جمع ہوں یعنی جو بھی تیرے پاس آئے گا وہ ہماری اپنی تحریک اور القاء کے نتیجہ میں آئے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ۱۸۸۲ء میں آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

لَا تَیْئَسْ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اَلَا اِنَّ رَوْحَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ۔ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ۔ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ یَنْصُرُکَ اللّٰہُ مِنْ عِنْدِہٖ۔ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ۔ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ۔ (براہین احمدیہ حصہ سوم)

ترجمہ:۔ خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً خدا کی رحمت قریب ہے اور یقین رکھ کہ خدا کی نصرت قریب ہے اور وہ مدد دُور دراز کی راہوں سے تجھے پہنچے گی اور ان لوگوں کے ذریعہ سے آئے گی جو دُور دراز کی راہوں سے چل کر تیرے پاس آئیں گے اور وہ راہیں لوگوں کے بہت چلنے سے گہری ہو جائیں گی۔ پس یہ وہ خدائی نصرت ہے جس کا اہتمام اللہ خود اپنے پاس سے کرے گا۔ (دُور دُور سے تیرے پاس آ کر) تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔

اس کے بھی سات سال بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو اصلاحِ خلق کے عظیم کام پر مامور کیا اور ایک جماعت بنانے کا حکم دیا اور جب یہ جماعت تیار ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قادرانہ نصرت کی تجلّی ظاہر کرنے کے لئے آپ کو جماعت میں جلسۂ سالانہ کی دائمی بنیاد رکھنے کا حکم دیا اور اس کی بنیادی اینٹ اس نے خود اپنے ہاتھ سے رکھی اور فرمایا کہ میں نے افراد ہی نہیں بلکہ قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ ایک قوم ہی نہیں بلکہ اقوامِ عالم کے افراد اس میں شرکت کے لئے دُور دُور سے کھنچے چلے آئیں گے اور اس لئے کھنچے چلے آئیں گے کہ میں خود ان کے دلوں میں الہام اور القاء کر کے انہیں تیری نصرت کے لئے تیرے پاس بھجواؤں گا۔ میں خود ان کے دلوں میں تیری ملاقات کا اشتعالِ شوق پیدا کروں گا جو بھی آئے گا میرے ہی الہام اور القاء کے ماتحت آئے گا۔

سو اللہ تعالیٰ کی قادرانہ نصرت کی تجلّی کے تحت احباب جماعت نے اس مقدس و بابرکت جلسہ پر آنا شروع کیا الحمد للہ ثم الحمد للہ قادرانہ نصرتِ الٰہی کی یہ تجلّی سال بہ سال پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ ظاہر ہوتی چلی آرہی ہے اور اس کے زیر اثر جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے مخلصین کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا آرہا ہے۔ وہ جلسہ جس میں اوّل صرف ۷۵ احباب شریک ہوئے تھے بفضلہ تعالیٰ اتنی وسعت اختیار کر چکا ہے کہ اس میں شرکت کرنے والوں کی تعداد اب ڈیڑھ لاکھ نفوس سے بھی تجاوز کر جاتی ہے۔ کیوں نہ ایسا ہو جبکہ خدا تعالیٰ یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ کے وعدہ کے بموجب ہر سال ہی اطراف و جوانبِ عالم میں بسنے والے مخلصین میں سے اور زیادہ دلوں میں الہام یا القاء کر کے انہیں پہلے سے بڑھ کر تعداد میں اس مقدس جلسہ میں کھینچ لاتا ہے اور اس طرح شرکت کرنے والوں کی تعداد میں سال بہ سال اضافہ ہوتا چلا آرہا ہے۔

امسال بھی خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے بموجب ایسا ہی کرے گا اور مخلصین کے دلوں میں القاء کر کے ایسا اشتعالِ شوق پیدا کرے گا کہ وہ پہلے سے بہت بڑھ کر تعداد میں کھنچے چلے آئیں گے۔ لائقِ صد احترام ہیں اس جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لانے والے اس لئے کہ وہ خدائی القاء کے ماتحت مرکزِ سلسلہ میں تشریف لا کر یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ کے مصداق اُس مقدس گروہ میں شمولیت کے شرف سے بہرہ ور ہونے والے ہیں جنہیں اللہ نے نصرتِ دین کے لئے منتخب فرمایا ہے اور جن کے ذریعہ وہ اپنی قادرانہ نصرت کی تجلّی ہر سال پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ ظاہر فرماتا ہے۔

بموقعہ ارتحال پُرملال حضرت قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری

تاریخ وفات ۱۶ تبوک ستمبر ۱۹۸۰ء بمقام ربوہ دارالہجرت

صاحبِ تقریر تھے اور صاحبِ تحریر تھے
قاضی صاحب کارخِ علم و فضل کے شہتیر تھے

ہجری شمسی تیرہ سو انسٹھ ۱۳۵۹ ہش کا سن ماہِ تبوک
سولہویں تاریخ تھی جب ہم ہوئے دلگیر تھے

اس خبرِ وحشت اثر سے ربوہ کے دیوار و در
اک فضائے رنج و غم میں درد کی تصویر تھے

ایک عالم باعمل اک چشمۂ عرفانِ حق
ان کے علم و فضل کے فیضان عالم گیر تھے

طالبانِ حق کے سینوں کو وہ کر دیتے تھے صاف
ان کے پُرحکمت مواعظ باعثِ تطہیر تھے

تیغِ بُراں کی طرح ان کے دلائل تابدار
دشمنانِ حق کے سر پہ گویا اک شمشیر تھے

دشت کے اک پھول تھے پہنچے دیارِ یار میں
زینتِ محفل بنے کیا صاحبِ تقدیر تھے؟

کوچۂ جاناں کو پا کر ہو گئے اُس کے فقیر
پیکرِ صدق و صفا تھے باعثِ تنویر تھے

اُن کی خدماتِ جلیلہ کا نہیں ممکن شمار
"من قضیٰ" کے حکمِ ربانی کی وہ تفسیر تھے

اُن کے فیضِ عام سے میں بھی ہوا ہوں فیضیاب
یاد رکھوں گا انہیں وہ محسنِ شبیرؔ تھے

(چوہدری شبیر احمد وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ورد کی تحریک اور ہماری ذمہ داریاں

مکرم بشیر احمد صاحب زاہد قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ

ہمارے پیارے امام اور آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر اپنا ایک بڑا ہی مبارک رؤیا بیان فرمایا تھا جس میں آپ نے دیکھا تھا کہ تمام کائنات عالم انگوری رنگ کی لہروں کی صورت میں آپ کے سامنے سے گزر رہی ہے اور ان لہروں سے عجیب کیف و سرور کے عالم میں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کی پرجوش آوازیں بلند ہو رہی ہیں چنانچہ حضور پرنور نے اپنے اس مبارک رؤیا کی تعبیر میں فرمایا تھا کہ اس پندرھویں صدی کے اس روحانی انقلاب کی روح پرور تصویر پیش کی گئی ہے جب اسلام چار دانگ عالم میں اپنی ایمان افروز تعلیمات سمیت غالب آچکا ہوگا اور کفر و شرک کی تمام نعوذ آرائیوں پر موت آسا سکوت طاری ہو چکا ہوگا اور تمام فضائے عالم

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

کی جانفزا نغمہ ریز آوازوں سے گونج رہی ہوگی

چنانچہ اس مبارک اجتماع کی سب سے نرالی اور اچھوتی خوبی جو اسے گزشتہ اجتماعوں سے ممتاز اور منفرد حیثیت میں پیش کرتی ہے۔ یہ تھی کہ جونہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ تحریک فرمائی کہ تمام احباب اٹھنے اور بیٹھنے چلنے اور پھرنے۔ یہاں اور وہاں اپنے گھروں میں اور باہر جہاں کہیں بھی ہوں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کا ورد جاری رکھیں تو اس کے بعد اجتماع کی تقریروں کے دوران ایسے بے شمار لمحات دیکھنے میں آئے۔ جب وقفے وقفے کے بعد مقام اجتماع اور اس کے ارد گرد کی فضا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کی جذب و شوق اور سوز و ساز میں ڈوبی ہوئی آوازوں سے گونج اٹھتی تھی جس کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس جگہ انسان خیمہ زن نہیں ہیں بلکہ قدسیان رب العالمین زمین پر جلوہ فرما ہیں اور خدا کی وحدانیت کے گیت گا رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ مبارک رؤیا ہمارے سامنے فکر و عمل کی ایک حسین دنیا پیش کرتا ہے کیونکہ اس میں پندرھویں صدی میں پیدا ہونے والے جس روح نواز اور ایمان افروز عظیم انقلاب کی تصویر کشی کی گئی ہے اس کو منصۂ شہود پر جلوہ گر کرانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم یہ معلوم کریں کہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کے کلمات طیبات کے معانی و مطالب کی گہرائیوں میں کون سی جانی و مالی اور وقتی و خدمتی قربانیوں کے مطالبات پنہاں ہیں۔ جن کو پورا کئے بغیر یہ عظیم روحانی انقلاب دنیا کو اپنا جلوہ نہیں دکھا سکتا۔ لہٰذا میں ذیل میں اس بارے میں چند امور ہدیۂ قارئین کرنا چاہتا ہوں۔ و باللہ التوفیق۔

اسلامی قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں جس قدر بھی انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے ہیں۔ ان سب کا مقصد بعثت یہی تھا کہ وہ دنیا میں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کا نعرۂ مستانہ بلند کریں اور خدا تعالیٰ کی توحید کو قائم کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ

(الانبیاء ع ۲۶)

کہ ہم نے دنیا میں تجھ سے پہلے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اس کو یہ وحی کی تھی کہ وہ دنیا میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تبلیغ کرے اور مخلوق خدا کو اس کے عشق و محبت میں یہاں تک فنا ہونے کی تلقین کرے کہ اس کے آئینہ وجود میں خدا تعالیٰ کی صفات کا جلوہ نظر آنے لگے جس سے صاف ظاہر ہے کہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کے نعرۂ مستانہ کی کیا عظمت و اہمیت ہے؟

چنانچہ قرآن مجید کے بعد سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے بھی یہ ظاہر و باہر ہے کہ آپ کے نزدیک بھی ان کلمات طیبات کی بڑی قدر و منزلت ہے چنانچہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ارشاد گرامی ہے آپ فرماتے ہیں:۔

اَفْضَلُ الذِّكْرِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

(ابن ماجہ مترجم ص ۲۰۶)

کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے لئے اسلام میں جو اذکار و اوراد مقرر ہیں ان سب میں افضل الذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے کلمات طیبات ہی ہیں پھر ایک اور ارشاد گرامی ہے جس میں آپ فرماتے ہیں:۔

"مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔"

کہ جس نے صدق دل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور اپنے اعمال و افعال اور کردار و رفتار سے اس کی صداقت کا ثبوت بہم پہنچایا تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

بے شک ہمارے بعض بزرگ علماء نے اس مؤخر الذکر ارشاد نبوی کو اپنی نکتہ چینی کا نشانہ بنایا ہے اور اس کو حدیث ماننے سے انکار کیا ہے کیونکہ ان کے نزدیک اس ارشاد کے مطابق ہر کافر و مشرک نزع کے عالم میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ کر جنت میں داخل ہو سکتا ہے مگر حق یہ ہے کہ ہمارے یہ نکتہ چین بزرگ اس حقیقت سے بے خبر رہے ہیں کہ دنیا کی ہر زبان میں ہر بات زبان قال سے ہی نہیں کہی جاتی۔ بلکہ بعض باتیں زبان حال سے بھی کہی جاتی ہیں۔ اور اس کی بے شمار مثالیں ہر زبان کے شعراء کرام کے کلام میں ملتی ہیں جب کہ ان کے ہاں اکثر "بے زبان اشیاء" گفتگو کرتی نظر آتی ہیں۔

چنانچہ عربی زبان میں بھی اس قسم کے بے شمار اشعار اور محاورات موجود ہیں جن میں بے زبان اور بے جان وجود گفتگو کرتے ہیں اور عرب لوگ ان کی اس گفتگو کو جو زبان حال سے ہوتی ہے "قال" وغیرہ سے ہی اس کا ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً عربی کا ایک مشہور محاورہ ہے۔

"اِمْتَلَأَ الْحَوْضُ وَقَالَ قَطْنِيْ"

کہ "حوض پانی سے بھر گیا اور اس نے کہا بس بس" پھر ایک اور محاورہ ہے:۔

"قَالَ الْجِدَارُ لِلْوَتَدِ لِمَا تَشُقُّنِيْ۔ فَقَالَ الْوَتَدُ سَلْ مَنْ يَدُقُّنِيْ۔"

"کہ دیوار نے کیل سے کہا تو کیوں میرے وجود کو پھاڑتا ہے۔ تو کیل نے جواب میں کہا اس سے پوچھیے! جو مجھے ٹھونک رہا ہے۔"

عربی زبان کے ان ہر دو محاوروں سے ظاہر ہے کہ "قَالَ" کے معنی محض اپنی زبان سے اپنے ماضی الضمیر کا اظہار ہی نہیں ہے بلکہ اس سے مراد کسی چیز کی وہ ظاہری حالت اور کیفیت بھی ہوتی ہے جو کسی کو نمایاں نظر آتی ہے چنانچہ انہی معنوں میں قرآن مجید میں جہنم کے لئے یہ لفظ مستعمل ہے فرمایا:۔

"يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ۔"

(ق ع ۳)

جس دن ہم جہنم کو کہیں گے کہ کیا تو بھر گئی ہے تو وہ کہے گی کیا اور دوزخی ابھی باقی ہیں تو باری تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کو بھی لے آویں۔

پس قرآن مجید کی اس آیہ کریمہ اور عربی زبان کے مذکورہ بالا محاورہ سے ظاہر ہے کہ حدیث نبوی

"مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔"

کا محض یہ مقصد نہیں کہ جو آدمی محض دکھاوے کے لئے یا ان کلمات طیبات کی عملی تصویر کے بغیر ان کو پڑھتا ہے وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا بلکہ اس کے صحیح اور حقیقی معنے یہی ہیں کہ جو آدمی بھی دنیا کے بت کدوں میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا نعرہ مستانہ بلند کرتا ہے۔ اور اس کے مطابق اپنی زندگی گزارتا ہے اور اپنے عمل سے ثابت کرتا ہے کہ جہاں رنگ و بو میں اس کا محبوب و مقصود اور معبود ایک اللہ ہی ہے جس کی صفات کو اپنے آئینہ وجود میں وہ ظاہر کرتا ہے اور اس کے مقابل پر دنیا کی کسی چیز کو بھی نہ اپنا محبوب نہ مقصود اور نہ معبود بناتا ہے تو وہ ضرور خدا تعالیٰ کے پیاروں کی جنت میں داخل ہوگا۔

خوشی کی بات ہے کہ اس حدیث نبوی کے یہی وہ معنی ہیں جو مہدی دوراں امام آخر الزماں نے اپنی کتب میں بیان فرمائے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھنا چاہیئے کہ کلمہ جو ہر روز (ہم اتل) پڑھتے ہیں اس کے یہ معنی ہیں کہ انسان زبان سے اقرار کرتا ہے اور دل سے تصدیق کہ میرا معبود میرا محبوب اور مقصود خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں۔ الٰہ کا لفظ محبوب اور اصل مقصود اور معبود کے لئے آتا ہے۔ یہ کلمہ قرآن شریف کی ساری تعلیم کا خلاصہ ہے جو مسلمانوں کو سکھایا گیا ہے..... تاکہ ہر وقت انسان اسلامی تعلیم کے مغز کو مدنظر رکھے اور جب تک یہ حقیقت انسان کے اندر پیدا نہ ہو جائے۔ سچ یہی ہے کہ نجات نہیں اس لئے آنحضرت صلعم نے فرمایا۔

"مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَدَخَلَ الْجَنَّۃَ"

یعنی جس نے صدق دل سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو مان لیا وہ جنت میں داخل ہوگیا۔ لوگ دھوکہ کھاتے ہیں اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ طوطے کی طرح لفظ کہہ دینے سے انسان جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اگر اتنی ہی حقیقت اس کے اندر ہوتی تو پھر سب اعمال بیکار اور نکمے ہو جاتے اور شریعت (معاذ اللہ) لغو ٹھہرتی"

حقیقت یہ ہے کہ وہ مفہوم جو اس میں رکھا گیا ہے وہ عملی رنگ میں انسان کے دل کے اندر داخل ہو جائے جب یہ بات پیدا ہو جاتی ہے تو انسان فی الحقیقت جنت میں داخل ہو جاتا ہے..... یہ سچی بات ہے اور جلد سمجھ میں آجاتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے سوا انسان کا کوئی محبوب اور مقصود نہ رہے تو پھر کوئی دکھ اور تکلیف اسے ستا نہیں سکتی یہ وہ مقام ہے جو ابدال اور قطبوں کو ملتا ہے"

الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء

حضور ایک اور جگہ فرماتے ہیں

"خدا تعالیٰ الفاظ سے تعلق نہیں رکھتا وہ دلوں سے تعلق رکھتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ درحقیقت اس کلمہ کے مفہوم کو اپنے دلوں میں داخل کر لیتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی عظمت پورے رنگ کے ساتھ ان کے دلوں میں بیٹھ جاتی ہے وہ جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جب کوئی شخص سچے طور پر کلمہ کا قائل ہو جاتا ہے تو بجز خدا کے کوئی اس کا مطلوب نہیں رہتا۔"

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کے ان ارشادات کی روشنی میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد کرتے وقت یہ ضروری ہے کہ ہماری زبان صرف ان الفاظ کو ہی نہ دہراتی ہو بلکہ وہ ہمارے اندرونی جذبہ دل کی ترجمانی بھی کرتی ہو۔ اور ہمارا ہر فعل اور ہر عمل اس نشۂ توحید میں سرمست ہونا چاہیئے اور ہماری حرکت و سکون کو اسی کی روشنی میں چمکنا چاہیئے جس کو یہ ہمارے سینہ و دل میں فروزاں کرتی ہے۔ تاکہ ہر شخص ہمارے چہرہ کے نور الوہی درخشندہ کو دیکھ کر یہ کہہ اٹھے کہ یہ لوگ وحدہٗ لا شریک خدا کے پجاری اور عاشق صادق ہیں۔

۲۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد کرتے وقت ہمیں اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے کہ الٰہ کے معنی محبوب مقصود اور معبود کے ہیں جس کا صاف یہ مطلب ہے کہ یہ ورد کرتے وقت ہمارے مدنظر یہ بات ہونی چاہیئے کہ دنیا میں خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں کوئی چیز بھی ہماری محبوب اور مقصد نگاہ نہیں ہے اور نہ ہی کسی چیز کو ہم بزرگی اور برتری میں وہ مقام دیتے ہیں جو فقط خدا تعالیٰ کے لئے ہی زیبا ہے چنانچہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا یہی وہ مفہوم ہے جس کو قرآن مجید میں یوں بیان کیا گیا ہے فرمایا:۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ۔

(البقرہ آیت ۱۶۶)

کہ مومنوں کو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت ہوتی ہے اور دوسری جگہ فرماتا ہے:۔

فَلَا تَخْشَوْھُمْ وَاخْشَوْنِیْ"

(البقرہ ۱۵۱)

کہ مومنوں کو خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے نہ کہ معبودان باطلہ اور ان کے ماننے والوں سے۔

پس قرآنی نقطۂ نگاہ سے اگر کوئی شخص کسی چیز سے خواہ وہ مال و اسباب سے ہو یا بیوی بچوں اور ماں باپ میں سے ہو کسی سے بھی خدا تعالیٰ سے زیادہ محبت کرتا ہے یا کسی چیز سے اتنا ڈرتا ہے جتنا خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے تو وہ سچا مومن نہیں ہے کیونکہ قرآن مجید تو صاف کہتا ہے

وَاَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوٰىہُ وَاَضَلَّہُ اللّٰہُ عَلٰی عِلْمٍ۔

(جاثیہ ۲۳)

کیا تو نے اس شخص کو بھی دیکھا ہے جس نے اپنی ہوا و ہوس کو اپنا معبود بنا لیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کے علم و عقل کے باوجود گمراہ قرار دے دیا ہے"

جس کا صاف یہ مطلب ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی خواہشات اور ہوا و ہوس کے پیچھے چلتا ہے اور خدا تعالیٰ کی پرواہ نہیں کرتا تو وہ بت پرست ہے اور خواہ وہ لاکھ بار بھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد کرے وہ خدا تعالیٰ کے ہاں قبولیت کے قابل نہیں ہے۔

سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"یہ خیال نہ کریں کہ ہم کب بتوں کی پرستش کرتے ہیں ہم بھی تو اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے ہیں؟ یاد رکھو یہ تو ادنیٰ درجہ کی بات ہے کہ انسان بتوں کی پرستش نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ ہوائے نفس اور ہوس بھی معبود ہیں جو شخص نفس پرستی کرتا ہے یا اپنی ہوا و ہوس کی اطاعت کر رہا ہے اور اس کے لئے رو رہا ہے وہ بھی بت پرست ہے اور مشرک ہے یہ لا نفی جنس ہی نہیں کرتا بلکہ ہر قسم کے معبودوں کی نفی بھی کرتا ہے خواہ وہ انفسی ہوں یا آفاقی۔ خواہ دل سے چھپے ہوئے بت ہیں یا ظاہری بت ہیں۔ مثلاً ایک شخص بالکل اسباب ہی پر توکل کرتا ہے تو یہ بھی ایک قسم کا بت ہے..... مرئی قسم کے بت تو جھٹ پٹ پہچانے جاتے ہیں اور ان سے خلاصی حاصل کرنا آسان ہے۔ مگر ابھی تو ہزاروں بت انسان اپنی فعل میں لئے پھرتا ہے اور وہ لوگ جو فلسفی اور منطقی کہلاتے ہیں وہ بھی ان کو اندر سے نکال نہیں سکتے"

پھر فرماتے ہیں:۔

"جو شخص اپنے بھائی کا حق مارتا ہے یا خیانت کرتا ہے یا دوسری قسم کی بدیوں سے باز نہیں رہتا میں یقین نہیں کرتا کہ وہ توحید کا ماننے والا ہے کیونکہ وہ ایک ایسی نعمت ہے کہ اس کے پاتے ہی انسان میں ایک خارق عادت تبدیلی ہو جاتی ہے۔ اس میں بغض کینہ حسد۔ ریا وغیرہ کے بت نہیں رہتے اور خدا تعالیٰ سے تو اس کا قرب ہوتا ہے اور اسی وقت وہ سچا موحد بنتا ہے جب یہ اندرونی بت تکبر خود پسندی ریاکاری۔ کینہ و عداوت۔ حسد۔ بخل نفاق و بدعہدی وغیرہ دور ہو جائیں"

(باقی)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امن کے پانچ دائرے

(مکرم سید سلیم احمد شاہ صاحب ایم۔اے کراچی)

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے امن ایک عظیم ترین نعمت ہے امن نام ہے ہر طرح کے تمسکہ، چین، آسودگی، صحت سلامتی، صلح جوئی، خوش حالی اور سکون قلب کی پاکیزہ فضا کا۔ اللہ تعالیٰ نے جنت کی جن نعمتوں کا ذکر قرآن پاک میں کیا ہے وہ امن ہی سے متعلق ہیں۔ امن جنت کی نعمت اور جنتی زندگی کی علامت ہے اللہ تعالیٰ کے مومن بندوں کے لیئے ایسی زندگی کا آغاز اسی دنیا سے ہو جاتا ہے اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی پوری پوری پیروی کی جائے تو ایسی پاکیزہ زندگی قابل حصول ہے۔

امن کا تعلق انسانی فطرت کے ایک لطیف اور قوی جذبہ سے ہے۔ حصولِ تسکین حصولِ لذت اور حصولِ مسرت اسی جذبہ سے متعلق خواہشات ہیں۔ اصطلاح کے طور پر ہم اس جذبہ کو "جذبۂ تسکین" کا نام دے سکتے ہیں۔ امن کا تعلق چونکہ اسی جذبہ سے ہے لہٰذا جب تک انسان کو امن حاصل نہ ہو وہ بے چین اور پریشان رہتا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ امن جنت کی لذت اور بدامنی دوزخ کی اذیت ہے امن نتیجہ ہے پاکیزہ اعمال کا اور بدامنی نتیجہ ہے بُرے اعمال کا

امن ایک بہت بڑی نعمت ہے انسان کا فرض ہے کہ وہ اس نعمت کی طلب اللہ تعالیٰ سے کرتا رہے اور اس نعمت میں سے حصہ پانے والوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر واجب ہے اس لیے کہ شکر سے نعمت سلامت رہتی ہے اور ناشکری سے چھن جاتی ہے

کسی نعمت کا زیادہ اور صحیح شکر ادا کرنے کیلئے اس نعمت کا صحیح ادراک ضروری ہے اسی نظریہ کے پیش نظر میں امن کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں واضح تصور کیلئے آپ ہر پہلو کو ایک دائرہ اور ہر دائرے کا مرکزی مشترک نقطہ امن کو تصور کریں۔

شکل:-

۱۔ انفرادی امن ۲۔ گھریلو امن
۳۔ خاندانی امن ۴۔ قومی امن
۵۔ بین الاقوامی امن

انفرادی امن :۔ انفرادی امن کا انحصار صرف اس بات پر ہے کہ فرد اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی پیروی میں بسر کرے اسی کے نتیجہ میں اسے ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ کے دین میں فرد کی تمام جسمانی، ذہنی، جذباتی اور روحانی ضروریات کو پورا کرنے اور تسکین بہم پہنچانے کے سامان موجود ہیں دنیا کا کوئی مذہب، فلسفہ، ازم یا طرز زندگی ایسی نہیں جو فرد کی تمام ضروریات کی تکمیل، تسکین اور تحفظ کی ضمانت دے سکے یہ صرف اللہ ہی کا دین ہے جو فرد کی تمام ضروریات پوری کر کے انفرادی امن کی نعمتوں سے مالا مال کرتا ہے۔

گھریلو امن :۔ انفرادی امن کے بعد گھریلو امن کا دائرہ شروع ہوتا ہے خاوند بیوی بچے گھر کے بنیادی جزو ہیں۔ مشترکہ رہائش کی صورت میں ماں باپ اور چھوٹے بہن بھائی بھی گھر کا لازمی حصہ ہوتے ہیں۔ باہمی احترام، پیار و محبت تعاون، خوش خلقی (COURTESY) گھر کے امن و سکون کو قائم رکھتے ہیں۔ یہ سب اچھی چیزیں صرف اللہ کے دین کی پیروی کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہیں۔ اخلاقی گراوٹ جہالت، غربت کی زیادتی اور تنگ رہائش گاہ گھریلو امن پر بری طرح اثر انداز ہوتی ہیں۔ ہر گھر کو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیئے کہ وہ بری چیزوں سے بچا کر اپنی حفاظت میں رکھے وہ گھر جس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کا بول بالا ہو کبھی بدامنی کا شکار نہیں ہوتا۔

خاندانی امن :۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی پابندی کرنے والے گھرانے باہمی معاشرتی میل جول اور رشتہ داریوں کے نتیجے میں پُر امن خاندانوں کو تشکیل دیتے ہیں۔ پُر امن گھرانے ہی پُر امن خاندانوں کی بنیاد رکھتے ہیں اگر کوئی گھرانا اللہ تعالیٰ کے دین کا نافرمان ہو جائے تو وہ اچھے خاندان سے کٹ جانے کے لائق ہے اسی طرح اگر کسی خاندان میں گھرانوں کی اکثریت اللہ تعالیٰ کے دین کی نافرمان ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار گھرانے کیلئے آزمائش کا وقت آجاتا ہے وہ باقی گھرانوں کی اصلاح کی کوشش کرے اگر کامیاب نہ ہو تو اپنے آپ کو خود اللہ تعالیٰ کی خاطر الگ کر لے۔ یہی اس کیلئے بہتر ہے۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ میں ہونگے وہی پُر امن خاندان کو تشکیل دیں گے۔

قومی امن :۔ بہت سے افراد گھرانوں اور خاندانوں سے قوم بنتی ہے پھر اس میں چند ایک نظریاتی جماعتیں بھی پیدا ہو جاتی ہیں اگر تو وہ نظریاتی اختلاف معمولی ہوں تو عین فطرتی بات ہے۔ لیکن اگر کوئی جماعتیں یا کوئی ایک جماعت یا کوئی خاندان فتنہ و فساد اور شر پیدا کرے تو پوری قوم کا امن برباد ہو جاتا ہے جس طرح پُر امن افراد سے پُر امن گھرانے اور پُر امن گھرانوں سے پُر امن خاندان بنتے ہیں اسی طرح پُر امن خاندانوں اور جماعتوں سے پُر امن قوم وجود میں آتی ہے۔ امن کی نعمتیں ایسی قوم کو ہی نصیب ہوتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے دین کی پابندی، اتحاد، تعاون اور پیار محبت اور اداری قومی امن کی ضمانت دیتے ہیں اخلاقی گراوٹ، جہالت، تعصب، تنگ نظری، ظلم، بے انصافی طبقاتی منافرت اور کشمکش قوم کے امن کو برباد کر دیتی ہیں۔

بین الاقوامی امن :۔ بین الاقوامی سطح پر ہر قوم کو ایک گھرانے کی حیثیت حاصل ہوتی ہے تمام قومیں مل کر عالمی برادری یا بین الاقوامی خاندان کا تصور پیش کرتی ہیں مختلف عالمی اداروں نے اس تصور کو بہت تقویت دی ہے۔ یو۔ این۔ او میں تمام قومیں اکٹھی ہو کر ایک خاندان کی شکل اختیار کرتی ہیں جیسے گھرانے ہیں ویسا ہی خاندان بنا ہے خاندان کا کوئی ایک سربراہ نہیں ہے جو طاقتور اور سازشی ہو وہ اپنی بات منوا لیتا ہے یہی وجہ ہے کہ آج تک بین الاقوامی امن صرف نعروں تک محدود ہے اور بین الاقوامی امن ان لوگوں سے قائم ہوگا بھی نہیں جب تک وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے اکٹھا نہیں ہوتے

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا بول بالا اور ساری دنیا میں امن قائم ہو جائے

آمین۔

مجلس انصار اللہ سوئٹزرلینڈ کی پکنک پارٹی

عرصہ زائد ایک سال سے سوئٹزرلینڈ میں مجلس انصار اللہ قائم ہو چکی ہے اور اس وقت تک مجلس عاملہ کے متعدد بار اجلاس بھی منعقد کئے جا چکے ہیں مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۸۰ء کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ مرکز سے تشریف لانے والے معزز مہمان چوہدری عبدالعزیز بھامڑی صاحب کے اعزاز میں انصار اللہ کی طرف سے ایک پارٹی کا انتظام کیا جائے چنانچہ مورخہ ۱۵ر اکتوبر ۱۹۸۰ء کو حسب فیصلہ انصار اللہ سوئٹزرلینڈ کا ایک قافلہ معزز مہمان کے ساتھ پکنک پارٹی کیلئے روانہ ہوا۔ اشیاء خورد و نوش کا انتظام چند روز قبل ہی مختلف احباب کے تعاون سے ہو چکا تھا سوئٹزرلینڈ کی مشرقی سرحد کو آسٹریلیا کا ملک لگتا ہے لیکن دونوں ملکوں کے درمیان ایک چھوٹی سی خود مختار ریاست Liechtenstein ہے جو اقتصادی لحاظ سے سوئٹزرلینڈ سے بہت وابستہ ہے لیکن حکومت اسکی اپنی الگ ہے چونکہ اس علاقے میں ہمارے بعض دوست رہتے ہیں اس لیئے ان کے مشورہ سے یہ طے پایا کہ اس چھوٹی سی خود مختار ریاست کے اندر ایک پہاڑی پر چڑھ کر پکنک منائی جائے مقررہ مقام پر پہنچ کر رضاکاروں نے ایک پہاڑی پر جہاں اس قسم کی پارٹیوں کیلئے خاص طور پر جگہ بنی ہوئی ہے۔ آگ جلائی کھانا تیار کیا جو سب نے مل کر کھایا اس طرح باہم مل جل کر بیٹھنے کا لطف اٹھایا کھانے کے بعد انصار اللہ سوئٹزرلینڈ کے ناظم اعلیٰ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے معزز مہمان مکرم چوہدری عبدالعزیز بھامڑی صاحب کو پُر خلوص خوش آمدید کہا۔ اور اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ ان کی سوئٹزرلینڈ میں آمد کی وجہ سے ہم سب کو مختلف اوقات میں ان کے

(باقی صفحہ ۶)

درخواست دعا

میرے چچازاد بھائی خواجہ عبدالواحد صاحب گوجر خان میں گردوں میں تکلیف کی وجہ سے کئی ماہ سے بیمار ہیں اور اب پیشاب میں خون آنا شروع ہو گیا ہے جس کی وجہ سے گھبراہٹ اور بے چینی زیادہ ہے اور بہت کمزور ہو گئے ہیں

خواجہ صاحب موصوف سلسلہ کے ایک مخلص دوست ہیں احباب دردِ دل سے ان کی کامل صحت کیلئے دعا فرمائیں

(عبدالحکیم
ایڈیٹر الفضل ادکارہ ضلع ساہیوال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر تشریف لانیوالی مستورات کیلئے

(ضروری ہدایات)

جلسہ سالانہ کے انتظامات میں جو نقائص سامنے آئے ہیں ان کی درستی میں مندرجہ ذیل ہدایات دی جا رہی ہیں اپنے ہر اجلاس میں منادیا کریں تا آئندہ جلسہ سالانہ تک ذہن نشین ہو جائیں اور ان پر عمل درآمد ہو سکے

۱۔ اپنے سامان کی خود حفاظت کریں قیمتی چیزیں۔ زیور یا نقدی کمرہ میں چھوڑ کر نہ جائیں

۲۔ وضو کرتے وقت اپنی رسٹ واچ ٹونٹی پر اتار کر نہ رکھیں

۳۔ اپنا ضروری سامان اپنے پاس رکھیں۔ سوائے ایمرجینسی کے کوئی ملاقات نہیں کروائی جائیگی۔

۴۔ اپنے کمرے کی نگران معاونات کیساتھ تعاون کریں۔ وہ سب آپکی خدمت کیلئے مامور کی جاتی ہیں

۵۔ صفائی کا خاص خیال رکھیں روٹیوں کے ٹکڑے جگہ جگہ نہ پھینکیں بلکہ کارکنات کو واپس کریں

۶۔ چھلکے اور کاغذ وغیرہ اپنے کمرے اور ادھر ادھر پھینکنے کی بجائے متعین جگہوں پر پھینکیں۔

۷۔ آپ کیلئے جو کمرہ یا خیمہ مقرر کیا گیا ہے اسی میں قیام کریں کیونکہ ملاقات کروانے میں بہت دقت ہوتی ہے۔

۸۔ غسلخانوں کو صرف نہانے یا وضو کرنے کیلئے استعمال کریں

۹۔ بیت الخلاء کی صفائی کا خیال رکھیں۔ یہ کام آپ کے تعاون کے بغیر ناممکن ہے گٹر میں کوئی چیز کپڑا یا پتھر وغیرہ نہ پھینکیں بلکہ اس کو پاس پڑے ہوئے ٹین میں ڈال دیں کیونکہ گٹر زبند ہو جانے پر سب کو ہی سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے

۱۰۔ جلسہ سالانہ کیلئے جو لجنات تحفتاً چیزیں لاتی ہیں وہ بالٹیوں کی بجائے ٹوکریاں۔ لالٹین۔ مگے۔ جگ اور گلاس لیکر آویں بالٹیاں اس وقت کافی تعداد میں موجود ہیں

۱۱۔ اپنے بچوں کا خاص خیال رکھیں ان کی جیب میں چٹ لکھ کر ڈال دیں جس پر بچے کا نام ولدیت اور جہاں وہ مقیم ہے اس جگہ کا پورا پتہ موجود ہو تاکہ اس کو اس کے والدین تک پہنچانے میں آسانی رہے

۱۲۔ پردے کا خاص خیال رکھیں

۱۳۔ پہاڑیوں پر اور درے کی طرف بغیر ضرورت اور بغیر کسی مرد کے سیر کیلئے نہ جائیں۔

۱۴۔ اپنی ضرورت کے برتن یعنی پلیٹ گلاس اور لوٹا وغیرہ اپنے ساتھ لائیں۔

(ناظمہ قیام گاہ مستورات ربوہ)

بقیہ صفحہ ۵ انصار اللہ سوئٹزرلینڈ کی پکنک

ساتھ مل کر باتیں کرنے اور پرانے زمانے کی یادیں تازہ کرنے کا موقعہ ملتا رہا ہے اس خطاب کا مختصر جواب مکرم بھامڑی صاحب نے دیا اور منتظمین کا شکریہ ادا فرمایا

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مکرم بھامڑی صاحب نے اس سفر کے دوران میں بھی بہت سے ایمان افروز واقعات سنائے جن کا انہیں خدمت سلسلہ کے ضمن میں ذاتی تجربہ تھا بالخصوص پاکستان کے قیام کے زمانہ میں انہیں اور ان کے معزز ساتھیوں کو جن بے پناہ مشکلات میں سے گذر کر قیام پاکستان کیلئے جن قابل قدر قربانیوں کے مواقع ملے۔ ان کی ایمان افروز تفصیل سنائی آخر شام کے قریب قافلہ کے افراد گرد و نواح کی سیر کرنے کے بعد واپس زیورک پہنچ گئے اور یہ تقریب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔

(شیخ ناصر احمد انصار اللہ سوئٹزرلینڈ)

اسناد خوشنودی ناظمین اضلاع انصار اللہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ کے موقعہ پر درج ذیل ناظمین اضلاع کو اعلیٰ کارکردگی برائے سال ۱۹۸۰ء پر اسناد خوشنودی اپنے دست مبارک سے مرحمت فرمائیں

۱۔ مکرم چوہدری احمد دین خان صاحب ناظم ضلع فیصل آباد اوّل

۲۔ مکرم نعیم احمد خان صاحب " کراچی دوم

۳۔ مکرم سید رفیق احمد شاہ صاحب " گجرات سوم

ان کے علاوہ درج ذیل ناظمین اضلاع کو ضلع وار ماہانہ رپورٹوں میں نمایاں اضافہ کی کوشش کرنے پر اسناد خوشنودی دی گئیں

۱۔ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب وڑائچ ناظم ضلع سرگودھا اوّل

۲۔ " " عبدالغفور صاحب " حیدرآباد دوم

۳۔ " ڈاکٹر عبدالقادر بھٹی صاحب " گوجرانوالہ "

۴۔ " محمد اصغر ارڈو صاحب " لاڑکانہ سوم

۵۔ " نعیم احمد خان صاحب " کراچی "

اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور آئندہ بھی آپکو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق دے آمین۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

"حاصلِ مطالعہ"

مشہور عالم دین مولانا محمد منظور نعمانی صاحب لکھتے ہیں:۔

"مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور دوسرے مذاہب خاص کر عیسائیت اور ہندو دھرم کے مقابلہ میں اس کی حقانیت اور برتری ثابت کرنے اور دنیا بھر میں اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کے نام پر ایک خاص مدعیانہ انداز میں ایک کام شروع کیا تو اس کے ابتدا میں ایک جماعت بنائی اس دور میں مرزا صاحب کی طرف سے ایسی باتیں ظہور میں نہیں آئی تھیں جو مسلمانوں کیلئے موجب وحشت ہوتیں اور جن سے سمجھا جا سکتا کہ یہ آدمی دین کے معاملہ میں قابل اعتبار نہیں ہے اس لیے اس زمانہ میں بہت سے اچھے اچھے اصحاب علم و دانش مرزا صاحب کی دعوت پر لبیک کہہ کر ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے ان کی جماعت میں شامل ہو گئے۔ اور مرزا صاحب سے انہوں نے پورا تعاون کیا بلکہ اس سلسلہ میں بڑی قربانیاں دیں۔"

(ص ۱۳۰ کتاب مولانا مودودی کے ساتھ میری رفاقت
مطبوعہ قریشی بک ڈپو کشمیری بازار لاہور)

(مرسلہ الحاج حافظ عزیز الرحمٰن صاحب جنگلہ مربی ضلع سرگودھا)

درخواست ہائے دعاء

۱۔ مربی سلسلہ نواب شاہ مکرم شیخ محمد نعیم صاحب کے بڑے بھائی شیخ محمد سلیم صاحب ۱۷ نومبر کو دنیا پور کے قریب موٹر سائیکل پر گر آنے ہوئے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں تمام جسم پر چوٹیں آئی ہیں پیشانی پر زخم کو ٹانکے لگائے ہیں دنیا پور ضلع ملتان میں ہی زیر علاج ہیں جملہ قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت یاب کرے

(انور ندیم علوی ایڈووکیٹ P.O. بکس نمبر [illegible] قائد ضلع نواب شاہ)

۲۔ میری بیوی گذشتہ چند ماہ سے بہت بیمار ہیں تمام احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامل صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے

(نذیر احمد ابڑو قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاڑکانہ)

۳۔ خاکسار ان دنوں سخت پریشانی میں مبتلا ہے اور والدہ صاحبہ کی صحت بھی ٹھیک نہیں ہے احباب جماعت سے جلد ہر قسم کی پریشانیوں اور بیماری سے دور ہونیکے لیے درخواست دعا ہے۔

(مسعود انور۔ وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۵۵۵:-

میں مرزا حمید اللہ ولد مرزا پذیر احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ کھنڈ پوریاں ضلع پرانا شہر شیخوپورہ۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۸/۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل منقولہ جائیداد و منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے

میں اقرار قانونی و شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

اس وقت مجھے مبلغ تیس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد حمید اللہ ولد مرزا پذیر احمد گلی بابا علی محمد محلہ کھنڈ پوریاں پرانا شہر شیخوپورہ۔

گواہ شد: میر عبدالرشید تبسم مربی سلسلہ وصیت ۱۷۷۱۴

گواہ شد: ملک خالد محمود قائد ضلع شیخوپورہ وصیت ۲۱۲۴۷-

مسل نمبر ۱۲۴۵۵۶:-

میں مرزا نصیر احمد ولد مرزا پذیر احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۸/۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

میں اقرار قانونی و شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

اس وقت مجھے مبلغ ۲۵/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: مرزا نصیر احمد ولد مرزا پذیر احمد صاحب گلی بابا علی محمد صاحب محلہ کھنڈ پوریاں پرانا شہر شیخوپورہ۔

گواہ شد: میر عبدالرشید تبسم مربی سلسلہ وصیت ۱۷۷۱۴

گواہ شد: ملک خالد محمود قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ وصیت ۲۱۲۴۷:-

مسل نمبر ۲۴۵۵۷:-

میں راشدہ صدیقہ بنت ڈاکٹر بشیر احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گگو منڈی ضلع وہاڑی۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۸/۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد و منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ بیس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبدہ: راشدہ صدیقہ گگو منڈی ضلع وہاڑی

گواہ شد: ڈاکٹر بشیر احمد صدر جماعت احمدیہ گگو منڈی ضلع وہاڑی والد موصیہ۔

گواہ شد: احمد دین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گگو منڈی ضلع وہاڑی۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (منیجر)

ٹینڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کیلئے ان ٹھیکیداروں سے ٹینڈر مطلوب ہیں جنہوں نے سال رواں کی اندراج و تجدید فیس جمع کروا دی ہے۔ ٹینڈر مورخہ ۸-۱۲-۸۰ بوقت ۱۲ بجے دوپہر وصول کئے جائیں گے۔ ٹینڈر فارم بعوض مقررہ فیس (ناقابل واپسی) مورخہ ۸-۱۲-۸۰ تک ہیڈ کلرک سے لیے جا سکتے ہیں۔

دیگر تفصیلات وغیرہ زیر دستخط کے دفتر سے دوران اوقات ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔ زیر دستخطی بغیر وجہ بتلائے کوئی اقسام ٹینڈرز مسترد کرنے کا مجاز ہے۔

نمبر شمار	نام کام	زر تخمینہ	زر ضمانت	میعاد
۱-	باقی ماندہ تعمیر سڑک عبدوالی تا پیلاں کلور کوٹ بھل ضلع میانوالی گروپ نمبر I میل ۰ تا ۵/۰	۱۶,۵۶,۰۰۰/-	۳۳,۲۰۰/-	ایک سال
۲-	— ایضاً — گروپ نمبر II میل ۵/۰ تا ۱۰/۰	۱۶,۵۶,۰۰۰/-	۳۳,۲۰۰/-	ایک سال
۳-	تعمیر سڑک از خانسر تا گوہر والا۔ گوڈا۔ منشکرہ ضلع میانوالی گروپ نمبر I میل ۰ تا ۵/۰	۱۸,۳۵,۵۰۰/-	۳۶,۸۰۰/-	ایک سال
۴-	— ایضاً — گروپ نمبر II میل ۵/۰ تا ۱۰/۰	۱۸,۳۵,۵۰۰/-	۳۶,۸۰۰/-	ایک سال
۵-	— ایضاً — گروپ نمبر III میل ۱۰/۰ تا ۱۶/۰	۲۲,۰۲,۵۰۰/-	۴۴,۱۰۰/-	ایک سال

دستخط

ایگزیکٹو انجینئر

ہائی وے ڈویژن

میانوالی

PLS890

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری اعظم علی صاحب ریٹائرڈ سیشن جج وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت ہی افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ چوہدری اعظم علی صاحب بٹر آف کرتو ضلع شیخوپورہ ریٹائرڈ سیشن جج مورخہ ۲۹/۱۱/۷۰ بروز ہفتہ وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم کے جسد خاکی کو اسی روز لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے پڑھائی۔ جنازہ کے بعد تدفین عمل میں آئی۔ اور آپ کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ نمبر ۳ میں سپرد خاک کیا گیا۔ آپ نے ۱/۳ حصہ کی وصیت کر رکھی تھی۔

مرحوم کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے۔ بیماری جب بہت بڑھ گئی تو آپ کو ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔ لیکن نہ جانبر نہ ہو سکے۔ مرحوم نے زندگی بھر تبلیغ کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ اور بہتوں کی ہدایت کا موجب ہوئے۔ آپ گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے۔ سادگی اور درویشانہ پن ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ دوران ملازمت کسی کی بھی سفارش قبول نہ کی۔ حق و انصاف کا دامن بالکل نہ چھوڑا۔ جس کی وجہ سے غیر احمدی لوگ بھی ان کی بہت عزت کیا کرتے تھے۔ آپ حضرت مصلح موعود کے دیرینہ رفیقوں میں سے تھے۔

آپ نے اپنے پیچھے پانچ لڑکیاں اور چار لڑکے چھوڑے ہیں۔ وفات کے وقت دو لڑکے امریکہ میں تھے۔ مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین۔ ان کی ایک صاحبزادی کراچی میں ہے جن کا پتہ یہ ہے۔

بیگم میجر باجوہ صاحب M. 1. 65/ بلاک ۱۶ پی۔ ای۔ سی۔ ایچ۔ ایس کراچی

(منشاء اللہ بٹر کرتو ضلع شیخوپورہ)

ماہنامہ تحریک جدید

خام حالات میں نومبر کا پرچہ دس نومبر کو حوالہ ڈاک ہو جانا چاہیئے تھا۔ لیکن حالات غیر معمولی ہیں اور ان کا حل اپنی دسترس سے باہر ہے۔ چنانچہ نومبر کا تحریک جدید ۵ دسمبر تاریخ کو حوالہ ڈاک کیا جا سکا۔ دسمبر کا پرچہ بھی کسی قدر تاخیر سے شائع ہوگا۔ لیکن جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ضرور انشاء اللہ احباب کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔

پرچہ کا سالانہ چندہ اتنا کم ہے کہ بار بار یاد دہانی کرانے کو بھی جی نہیں چاہتا۔ اور چندہ وقت پر نہ ملے تو بھی پرچہ کی ترسیل بند کرنے پر طبیعت مائل نہیں ہوتی۔ اب اگر آپ کا چندہ واجب الادا ہے اور آپ جلسہ پر تشریف لا رہے ہیں تو مہربانی فرما کر چندہ کی رقم تحریک جدید کے سٹال پر ادا فرما دیں۔ اگر آپ کے کسی ایسے دوست کے ذمہ چندہ واجب الادا ہے۔ جو خود بامر مجبوری جلسہ پر تشریف نہیں لا رہے۔ تو ان کے چندہ کی رقم بھی لیتے آئیے۔ یہ ان کی مدد بھی ہوگی اور ہماری بھی۔

اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ اور اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ دوستوں کو جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق سے نوازے آمین

مینیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

خدا کی راہ میں اموال خرچ کیجئے

اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ اپنے اموال خرچ کیجئے کہ یہ طریق اپنے اموال کو بچانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

"جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔" (تبلیغ رسالت جلد دہم)

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

قادیان جانیوالے اصحاب مطلع رہیں

ایسے احمدی اصحاب جو قادیان جانے کا ارادہ رکھتے ہوں پاکستان کے رہنے والے ہوں یا غیر ملکی ان کی اطلاع کے لئے بذریعہ اعلان ہذا یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ وہاں احمدی احباب (درویشان قادیان) ایک محدود ایریا میں رہتے ہیں۔ جہاں صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر، مساجد، دارالضیافت وغیرہ اور مکینوں کے رہائشی مکانات ہیں۔ چونکہ بعض اوقات بیک وقت جانے والے مہمانوں کے لئے اکرام ضیف کے تحت ان کے مناسب حال قیام و طعام کے انتظام میں دقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے یہ مناسب سمجھا گیا ہے کہ ایسے جانے والے اصحاب روانگی سے چند دن قبل نظارت خدمت درویشان ربوہ سے مشورہ کر کے جائیں۔ تاکہ وہاں کی صورت حال کے تحت ان کی راہ نمائی کی جا سکے اور وہاں انہیں کوئی تکلیف نہ ہونے پائے۔ عہدہ داران جماعت بھی براہ مہربانی اسے نوٹ فرما لیں۔ اور وقتاً فوقتاً اپنی جماعت میں اس کا اعلان کر دیا کریں۔ تاکہ یہ امر اصحاب جماعت کو مستحضر رہے۔

(ناظر خدمت درویشان)

(حضرت امام جماعت احمدیہ بقیہ صفحہ اول)

راہیں چھوڑ کر بدی کی راہوں کو اختیار کر لیا۔ اور اس طرح حاکم کی بجائے محکوم بن گئے۔ اور لاکھوں افراد قتل و غارت گری کا شکار ہوئے۔ جو رہ گئے وہ جبراً عیسائی بنا لئے گئے۔ حضور نے فرمایا پھر حالات بدلے اس پر لمبا عرصہ گزرا۔ اور پانچ یا سات سو سال گزر گئے۔ اب سپین میں اسلام کی ترقی کا عمل شروع ہو گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس علاقے کے لوگوں کے جذبات ۱۹۷۰ء میں اتنے دوستانہ نہیں تھے۔ ہمیں دیکھ کر اس علاقے کی لوگوں کی آنکھوں میں خون اتر آتا تھا۔ مگر اس دفعہ غرناطہ بھی بدلا ہوا ملا۔ طلیطلہ بھی پیار کرنیوالا نظر آیا اور اتنا پیار ان لوگوں نے دیا کہ اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر اس انقلاب پر کیا جائے کم ہے

(باقی)

ولادت

برادرم طارق محمود صاحب جاوید مربی سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۴ نومبر کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری محمد شریف صاحب دارالصدر حال نیو بارک (امریکہ) کا پوتا اور سیٹھ محمد طفیل صاحب امیر پارک گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔ نومولود کا نام حامد محمود تجویز کیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک۔ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

ہادی علی چوہدری مربی سلسلہ
مقیم پشاور

نظام تنفس کی کیورز RESPIRATORY SYSTEM CURES

دمہ کی کیور ASTHMA CURE
نزلہ کی کیور CATARRH CURE
زکام کی کیور COLD CURE
کھانسی کی کیور COUGH CURE
خرابی آواز کی کیور HOARSENESS CURE
بندش ناک کی کیور NASAL CURE
ٹانسلز کی کیور TONSILS CURE

پندرہ روپے فی کیور دستیاب ہیں۔ ایک سو چالیس کیورز (CURES) کی مکمل فہرست اور شرائط کاروبار کے لئے سٹاکسٹ حضرات رجوع فرمائیں۔

کیور میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

مغل سٹیل ورکس ڈیکوریشن

آہنی گیٹ، گرل، مضبوط، پائیدار خوبصورت، نت نئے ڈیزائن کے لئے حاضر خدمت۔ آپ کا اپنا ادارہ

بشیر احمد اینڈ برادرز گیٹ میکر
رحمت بازار۔ ربوہ